دکر دی۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ یہ چھوٹا طالب علم شعبہ حفظ میں متعلم تھا اور گزشتہ سات برس سے طلب علم کے راستے میں اپنے والدین اور وطن سے دور تھا۔ اور ابھی تھوڑے ہی عرصہ پہلے دوسرے شہر سے دار العلوم حقانیہ میں منتقل ہوا تھا۔ نماز جنازہ بعد از نماز عصر عید گاہ میں حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے پڑھائی۔ جامعہ کے تمام مشائخ، طلباء اور اکوڑہ خٹک کے شہریوں نے کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت کی۔ بعد میں اس معصوم تاجکستانی طالب علم کو دار العلوم کے مرکزی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ اس غریب الوطن طالب علم کی المناک شہادت پر اس موقع پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ اللہ تعالیٰ اس شہید علم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہزاروں میل دور اپنے لخت جگر سے محروم پسماندگان کو اجر عظیم فرمائے۔ اور اسے والدین کیلئے توشہ آخرت کا ذریعہ بنائے۔ امین۔

واشنگٹن پوسٹ کی دار العلوم حقانیہ کے بارے میں ہرزہ سرائی

مشہور عالمی امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے پامیلا کانسٹیبل کے حوالے سے گزشتہ ماہ دار العلوم حقانیہ کے بارے میں تفصیلی رپورٹ شائع کی ہے اور اسکے ساتھ حضرت مولانا مدظلہ کا انٹرویو بھی شامل ہے۔ حسب سابق انہوں نے روایتی تعصب کا مظاہرہ اس رپورٹ میں کیا ہے۔ لیکن اس بات کا واشنگٹن پوسٹ نے برملا اظہار کیا ہے کہ دار العلوم حقانیہ کے ہوائی چپل پہننے والے طالب علموں سے جرنیل حکمرانوں کے پاؤں کانپتے ہیں۔ اسی لئے حکمرانوں نے دینی مدارس میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اور توہین رسالت کے قانون میں ترمیم سے بھی یہ لوگ پیچھے ہو گئے ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ دار العلوم حقانیہ ایک آزاد، خود مختار اہمیت کی حامل ایک ریاست ہے۔ جو پاکستان اور افغانستان کی حکومتوں پر حاوی ہے۔ اور دنیا بھر میں اسکے شاگردوں کا نیٹ ورک ہے اور یہی ادارہ "مسلم بنیاد پرستی کا گڑھ" ہے۔ امریکہ اور مغرب کو اسامہ اور طالبان کا پیچھا چھوڑ کر دار العلوم حقانیہ کو بند کرنا چاہیے۔ اس رپورٹ کو دیگر عالمی اخبارات و جرائد نے بھی خوب اچھالا ہے۔ اور پھر امریکی کانگریس میں ایک ممبر نے اس رپورٹ کو بنیاد بنا کر دار العلوم حقانیہ کو ھدف تنقید بھی بنایا ہے۔ یہ بات امریکہ سے بھیجے گئے ایک مکتوب سے معلوم ہوئی ہے جو جنگ اخبار کے میگزین "اخبار جہاں" کے مدیر کے نام ارسال کیا گیا ہے۔ اور یہ خط اخبار جہاں میں اہمیت کے ساتھ شائع ہوا ہے۔

آکسفورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر کی آمد

گزشتہ دنوں انگلینڈ اور مغرب کی معروف اور قدیم یونیورسٹی کے پاکستانی نژاد پروفیسر دار العلوم حقانیہ حضرت مولانا مدظلہ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے مولانا مدظلہ کے ساتھ مختلف عالمی موضوعات اور خصوصاً تحریک طالبان کے متعلق تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔